الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

ھو البدیع

کرامات مدار

قصہ حضرت بی بی نصیبہ

مولفہ حقیر مولوی محمد عمر عرف احمد عمر طبقاتی المداری

ساکن موضع بدھولیا ڈاکخانہ امرت نگر ضلع بریلی

باجازت مرشدی و مولائی مولانا و قاری سید نبی حسن صاحب

جعفری المداری المکن پوری

بریلی الیکٹرک پریس بریلی میں چھپوایا

قیمت ۴؎

یہ کتاب MadaariMedia.Com سے ڈاؤنلوڈ کی گئی ہے

دم مدار
بیڑا پار
MADAARI MEDIA
The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح

سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں

سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات

سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم علی التحیۃ والتسلیم

اما بعد فقیر کو ایک عرصہ سے خیال تھا کہ امام الطریقت حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی کرامات قلمبند کردں چنانچہ کتب تصوف سے ذکر حضرت بی بی نفیسہ کا جو نثر تھا اخذ کرکے نظم کردیا کہ اس دور میں سامعین وقارئین کو نظم خوانی میں زیادہ دلچسپی ہے میں نے اپنے پیر ومرشد حضرت مولانا سید نبی حسن صاحب جعفری المداری المکنپوری مہتمم خانقاہ عالیہ مداریہ کی خدمت اقدس میں ایک عریضہ لکھا تھا کہ سرکار اس کتاب پر نظر ڈال لیں تو بہتر ہے مگر حضرت موصوف اپنی دختر نیک اختر کی شادی میں مصروف تھے لہذا آپ نے بخوشی خاطر مجھ ہیچمدان کو طبع کرانیکی اجازت لکھدی حضرات اہل علم کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ جس جگہ مولف سے نظم سازی میں سہو یا عبارت بے ربط ہو تو چشم پوشی فرمائیں۔ اسوقت جماعت مسلم میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو حضرات اولیاء کرام کے کمالات وتصرفات کے قائل نہیں بلکہ انکے کچھ ایسے تحریفات وتحریکات ہیں جن سے ناواقف اہل سنت وجماعت بھائی دام تزویر میں پھنس جاتے ہیں اسلئے یہ وقت خاموشی کا نہیں اور نہ چشم پوشی کا بلکہ اولیاء اللہ کے فضائل اور کمالات خوب لکھے جائیں اور مستند حالات سچے اذکار ہوں تاکہ مخالف کوئی کروٹ نہ بدل سکیں۔

ضروری ہدایات مریدان حضرت قطب المدار

الحمد للہ کہ جس نے ہم گنہگاروں پر بڑا احسان کیا کہ اپنے جیب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا کیا اور صراط مستقیم پر چلانے کے لئے ایک رہبر نامور تاجدار اولیاء شہنشاہ ولایت حضرت سید بدیع الدین قطب زندہ شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ کو سرکار دو عالم فخر موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک براہ راست پہنچانے کے لئے بھیجدیا۔

میرے پیارے پیر بھائیو۔ آپ لوگوں کو اس دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے اور خاندان مداری کو مضبوط پکڑنے اور اسی خاندان ذوی الاحترام پر قائم رہنے کی ضرورت ہے۔ یہ وہ خاندان عالیہ ہے کہ حضور سیدنا محمد الرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے واسطہ اور بلا واسطہ پہونچتا ہے حضرات صوفیائے کرام نسبت مدار کو ساری نسبتوں سے قوی بتلاتے ہیں مولانا حسرت موہانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سرکار کے موقع عرس پر اکثر یہ فرماتے تھے کہ میں نے جو سرکار محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ منورہ میں انوار تجلیات کا مشاہدہ کیا اور جس خوشبو نے میرے دماغ کو معطر کر دیا اور ساری خوبیاں سرکار

زندہ شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ منورہ میں جاتا ہوں میرے بھائیو یہ باتیں اہل
اللہ اور صاحب بصیرت دیکھتے ہیں عوام کیا جانیں بس آپ کو بے خوف و خطر
رہنا چاہیئے اور دشمنان خاندان مدار کی زیادتیوں کو سہنا چاہیئے اسلئے کہ یہ لوگ
کور باطن ہیں اگر انہیں علم عرفان الٰہی ہوتا تو کبھی اس خاندان متواترہ پر انگلی
اٹھاتے لہذا یہ میں نے طے کرلیا ہے کہ جس شخص نے میرے سرکار کے سلسلہ
مبارکہ میں چہ میگوئیاں کیں وہ کور باطن اور علم عرفان حق سے نابلد ہے یہ لوگ
محض پیری مریدی کے لالچ میں برگزیدہ کہلاتے ہیں اگر اس اشاعت
دین محمدی میں جو طاقت روحانی سے وابستہ ہے نظر پیدا ہوتے
تو کوئی بھی کسی کے سلسلہ کو برا نہ کہتا اور نہ پیروں کی کثرت ہوتی لہذا
یہ سلسلہ مبارکہ اپنی جگہ پر مضبوط اور مسلسل ہے جس کی اشاعت دنیا
کے گوشہ گوشہ میں موجود اور ہر مذہب کا انسان واقف ہر جگہ آپکی
یادگار اور آپ کے خلفاء کا مسکن یہ تو آپ کی کمزوری ہے کہ آپ
ان کے حالات سے ناآشنا منقبت خوانی سے دور بس آپ
کتب تصوف کا مطالعہ کیجئے اور حضرت شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ
کی شان عظمت کو دیکھئے تو معلوم ہو جائے گا کہ منصب قطب المدار
ہے۔

MadaariMedia.Com

حمد شریف

پہلے حمد احد کی کرنا　　بعد میں نعت احمد کی پڑھنا

حق نے لفظ کن فرمایا　　اوّل نور محمد بنایا
کن سے ارض و سما کو بنایا　　بعد میں لوح و قلم کو بنایا
بسم اللہ کو عرش پہ لکھا　　جس سے بلاشک ہم نے جانا

پہلے حمد احد کی کرنا　　بعد میں نعت احمد کی پڑھنا

پہلے قلم نے حکم احد سے　　عرش پہ لکھا دستِ ادب سے
ستر ہزار برس میں اس نے　　کلمہ طیب لکھا ادب سے
نام محمد ساتھ ملا کے　　اور حق نے یہ خود فرمایا

پہلے حمد احد کی کرنا　　بعد میں نعت احمد کی پڑھنا

پیدا فرشتوں کو فرمایا　　پتلۂ خاکی پھر بنوایا
نور محمد اس میں سمایا　　اس نے خطاب آدم کا پایا
آدم نے جب سر کو اٹھایا　　دیکھ کے کلمہ کو فرمایا

پہلے حمد احد کی کرنا　　بعد میں نعت احمد کی پڑھنا

رتبہ یہ خالق نے دیا ہے　　ہم کو خطاب اشرف کا دیا ہے
ہم پر یہ احسان کیا ہے　　دین محمد ہم کو دیا ہے
قائم ہم پہ محمد کیا ہے　　مومنو اس محفل میں آنا

پہلے حمد احد کی کرنا　　بعد میں نعت احمد کی پڑھنا

کر کے وضو اس بزم میں آؤ　　آئے فرشتے تم بھی آؤ
ہار درودوں کے تم لاؤ　　عطر میں کپڑے بسا کر آؤ
جشن سے پہلے روح محمد خوش ہو　　کلمہ کا ورد زباں پر رکھنا

پہلے حمد احد کی کرنا　　بعد میں نعت احمد کی پڑھنا
اول حمد خدا کی کرنا　　بعد میں نعت محمد پڑھنا

غل ہے بادِ بہاری آئی　　سرورِ دیں کی سواری آئی
بادِ صبا جنت سے آئی　　چاروں طرف ہے دھوم مچائی
ساتھ میں آبِ کوثر لائی　　طیبہ میں عطر چھڑکتی آئی
محمد پیا کی سواری آئی　　احمد پیا کی سواری آئی
غل ہے بادِ بہاری آئی　　سرورِ دیں کی سواری آئی
حکمِ خدا جبریل ہے لایا　　آتشِ دوزخ کو بجھوایا . . .
آراستہ جنت کو کروایا . . .　　کعبہ پہ جھنڈا نصب کرایا
سجدے میں چہار دیواری آئی　　احمد پیا کی سواری آئی

غل ہے . . . .

تخت شیاطیں ٹوٹ رہا ہے　　دریائے ساوے خشک کیا ہے
بتخانوں میں شورِ عجب ہے　　شاہِ دو عالم پیدا ہوا ہے
ہر جت سے ہے کلمہ جاری　　محمد پیا کی سواری آئی

احمد پیا کی سواری آئی　　غل ہے باد . . . . .

عرش پہ جھنڈے لہرایا　　ابرِ رحمت گھر کر آیا . . .
قحط و بلا کو دور بھگایا　　چاروں طرف ہے مینھ برسایا

کعبہ سے باد بہاری آئی
احمد پیا کی سواری آئی
دریائے رحمت جوش میں آیا
حوروں نے آکر نغمہ گایا
کلیوں میں عطر بہاری آئی
احمد پیا کی سواری آئی
جب کہ مولیٰ دنیا میں آئے
اٹھو آقا تشریف لائے
حسرت امت کی بر آئی
احمد پیا کی سواری آئی
آمنہ بی کا جایا آیا!
عرض ہماری یہ ہے آقا
نعت نبی کیا خوب سنائی
احمد پیا کی سواری آئی
چاند ستارے رقص میں آئے
ہے یہ تمنا روضے پہ جائے
محمد علی کی عرضی آئی
محمد پیا کی سواری آئی

محمد پیا کی سواری آئی
غل ہے......
خلد سے حوروں کو بھجوایا
نور خدا ہر سمت ہے چھایا
محمد پیا کی سواری آئی!
غل ہے......
رب جلی کہتے آئے
تعظیم کر لو تشریف لائے
محمد پیا کی سواری آئی
غل ہے......
شان خدا دکھلاتا آیا
جھولی عمر کی بھر دے داتا
محمد پیا کی سواری آئی!
غل ہے......
رحمت عالم بنکر آئے
کوئی خبر طیبہ سے آئے
احمد پیا کی سواری آئی
غل ہے باد بہاری آئی

نعت شریف

اے شافع محشر مجھ کو بھی دیدار تمھارا ہو جاتا
حسرت میرے دل کی بر آتی گر مجھ کو نظارا ہو جاتا

دنیا کی محبت میں ہوں پھنسا اور چین نہیں ہے مجھ کو ذرا
مٹ جاتی یہ آفت سب دل سے بیمار تمھارا ہو جاتا

اے صلِّ علیٰ اب دیر نہ ہو تم رہبر مشکل آساں ہو
منجدھار میں بیڑا آن پڑا یہ پار خدارا ہو جاتا

سو کھی ہوئی ڈالی دل کی میرے کرم بھر یا ہری سب ہو جاتی
اے رحمت عالم گر تیری رحمت کا اشارہ ہو جاتا

تقدیر میری چمک جاتی مشکل بھی آساں ہو جاتی
اے شافع محشر گر تیرے روضے کا نظارا ہو جاتا

مجھ عاصی پہ رحمت ہو جاتی جو وقت تمھاری خواب ہے
یہ سارا زمانہ کیا شے ہے خالق بھی ہمارا ہو جاتا

اس ہرے گنبد پہ ذرا مجھ کو بھی بلانا بہر خدا
کر یاد سنہری جالی سے بخشش کا سہارا ہو جاتا

سب نامۂ عصیاں دھل جاتیں اور دل بھی منور ہو جاتا
اک بار سنہری جالی کا گر مجھ کو نظارا ہو جاتا

فہرست بلاوے میں مولا اک نام محمد عمر لکھنا
اک بار مجھے بھی ہرے گنبد کا نظارا ہو جاتا

نعت شریف

اسی آرزو میں کٹے دن ہمارے کبھی تو مدینے بلاؤ خدارا
بھکاری ہوں داتا میں در کا تمہارے کبھی تو مدینے بلاؤ خدارا

نہ گلشن کی خوشبو مجھے بھا رہی ہے نہ دنیا کی زینت مجھے بھا رہی ہے
مدینے کی فرقت ہی تڑپا رہی ہے، میری دھیر آ کر بندھاؤ خدارا

تمہارے سوا ہی میرا کون شاہا گھٹائیں ستم کی ہے دشمن زمانا
لگی آس ہے آقا در پہ تمہارے لگی آگ دل کی بجھاؤ خدارا

صبا سے میں ہر روز کہتا ہوں عرض کرنا کہ آقا سے جا کر تو یہ عرض کرنا
تڑپتا ہے فرقت میں بندہ تمہارا کبھی تو مدینے بلاؤ خدارا

کوئی قافلہ جب مدینہ کو جاتا تو حسرت سے میں اس کی جانب ہوں تکتا
نکلتے ہیں آنسو، دل ہے مچلتا، مجھے ساتھ ان کے بلاؤ خدارا

نہ بلواؤ گر تم مدینے میں آقا تو دیتا ہوں میں واسطہ گیسوؤں کا
مجھے خواب میں ہو نظارا تمہارا کہ دیدار اپنا دکھاؤ خدارا

خبر تم نہ لوگے تو پھر کون لے گا تو میرا فقط ہے جہنم ٹھکانا
میری ناؤ ڈوبی ہے آ کر ترانا مجھے جلد آ کر بچاؤ خدارا

نہ ہوگا کوئی حشر میں میرا رہبر کہوں گا تمہارا ہی دامن پکڑ کر
سوا آپ کے کون ہے میرا رہبر مجھے حق سے تم بخشواؤ للہ

اگر نہ تم بلاؤ خدمت میں آقا اگر تم نہ دیدار دکھلاؤ مولیٰ
تو مر جاؤں فرقت میں یونہی شاہا میری آرزو پوری ہو یہ خدارا

محمد عمر کی ہے جھولی دو بالی مدار دو عالم کے در کا بھکاری
نعمت طلب ہے نہ دربار شاہی مجھے جام وحدت پلاؤ خدارا

منقبت شریف

یاشاہ بدیع الدین قطب میری نیا پار لگا جانا
فریاد کروں میں کس سے شہا اب تیرے سوا کون میرا

ہے سر پہ بوجھ بہت آقا اعمال سیاہ اور فقیر لنجیری
ہے سخت مصیبت اے مولا جلوے کی جھلک دکھلا جانا

ہے دور کنارا دریا کا اور بیڑا بھنور میں آن پھنسا
فریاد مدار قطب جہاں مجھے آکر پار لگا جانا

دل صاف منور تم نے کئے اور تاج بدوں کو تم نے دیئے
اے قطب جہاں میں بیکس ہوں میری دل کی لگی کو بجھا جانا

مجھ بیکس کی امداد کرو اے آقا میری فریاد سنو
اے شاہ غریبوں کے سر پر رحمت کی جھڑی برسا جانا

اولاد نصیبہ کو بخشی مردوں کو جلایا ہے تم نے
اے قطب زماں مشکل میری بگڑے کام بنا جانا

اے کاش مکن پور میں جاؤں اور روضے پہ جا کر مر جاؤں
سنتا ہوں کہ بہر شفاعت ہے تیرے روضہ پہ جاکر مر جانا

مرجانا بجز شفاعت کے وہ فوراً داخل جنت ہے
سب نامہ عصیاں دھلتا ہے اکبار مکن پور کا جانا

جب حشر کی گرمی جوش پہ ہو اس وقت میرے تم حامی ہو
اے قطب جہاں مجھ عاصی کو داماں کرم میں چھپا جانا

جب روز حشر اعمال تلیں اور تم داخل ہو جنت میں
اس وقت رسول حق کی طرف بخشش کا اشارہ کر جانا
یہ سارا کرم ہے مرشد کا جو اپنے عمر کے اوپر ہے
ہے آپ سے مجھ کو فیض ملا اور آپ سے آپ کو پہنچانا

کرامات زندہ شاہ مدار رحمتہ اللہ علیہ

احوال اک بیان کروں قطب المدار کا
ولیوں کے والی اور شہ زندہ مدار کا

جو بیں بادشاہ ہے سارے جہان کا ۔ دامن ہے جس کے ہاتھ میں خیر الانام کا
دن رات جس پہ سایہ ہے پروردگار کا ۔ روضہ ہے مکن پور میں جس فیض عام کا

تحریر حال کرتا ہوں یہ ان کی شان میں
کہ جن کا فیض جاری ہے سارے جہان میں

ہمشیرہ غوث پاک کی بی بی نصیبہ نام ۔ شوہر تھے ان کے سید محمود جن کا نام
اولاد سے محروم تھے وہ دونوں خوشخرام ۔ نام شاد غم سے رہتے تھے وہ دونوں صبح و شام

دنیا میں خاص نعمت اولاد ہے عزیز
یا بادشاہ ہو یا کوئی ہو ادنیٰ اک فقیر

دیکھے سفید بال جو داڑھی شریف کے ۔ اک سوچ پیدا ہو گیا دل میں غریب کے
اور بولے اپنی بیوی سے دل میں تدبیر کے ۔ خدمت میں جاؤ جلدی سے روشن ضمیر کے

محتاج اک زمانہ ہے اس دستگیر کا
بغداد والے حضرت پیران پیر کا

کہنا کہ صاف کیجئے اے بھائی سب قصور ۔ دیجئے ہو بے اولاد کو اولاد اے حضور

ہو طفل کوئی میرے دعا کیجئے حضور ‌ ‌ ہے بھائی آپ میرے دعا کیجئے حضور

بی بی نفیسہ دوڑ کے حاضر ہوئیں شتاب

خدمت میں غوث پاک کی کی عرض اے جناب

اے بھائی دعا کیجئے اب میرے حق میں آپ ‌ ‌ فرزند کوئی پیدا ہو میرے یہاں جناب

کہ جس سے شاد و رشن ہو گھر کا میرے چراغ ‌ ‌ دنیا میں نام اس سے چلے کوئی دن جناب

اولاد تم نے دی ہیں ہزاروں کو دستگیر

فریاد بہن لائی ہے در پہ یہ تمھارے پیر

یہ سنکے غوث پاک نے فرمایا دل فگار ‌ ‌ اے بہن بیشک ہوں میں سب ولیوں کا تاجدار

بخشی ہیں اور ہزاروں کو اولادیں بیشمار ‌ ‌ لیکن ہے سب سے بڑھ کے ہوا رتبہ مدار

خالق نے اونچا کر دیا رتبہ مدار کا

دنیا میں فیض جاری ہے قطب المدار کا

ولیوں کے قطب وہ شہ زندہ مدار ہیں ‌ ‌ شہرہ ہے ان کا عرش پہ وہ باجدار ہیں

اور سارے بادشاہوں کے وہ تاجدار ہیں ‌ ‌ جتنے ہیں ولی سب کے وہی تاجدار ہیں

طالب جوان کا ہے وہ خدا کا حبیب ہے

دشمن جوان کا ہے وہ جہنم نصیب ہے

کچھ عرصہ میں وہ آئینگے بغداد میں ضرور ‌ ‌ تب عرض حال کیجو خدمت میں بالضرور

روز ازل میں لکھ دیا خالق نے یہ اصول ‌ ‌ اولاد تجھ کو انکی دعا سے ملے ضرور

انکی دعا سے گل کھلے باغ بہار کا

لکھا تیرے نصیب میں حصہ مدار کا

سنکر یہ بی بی گھر چلیں شہ کو کیا سلام ‌ ‌ یا شاہ مدار کہتی ہوئی دل میں شاد کام

جا کر کے اپنے گھر کیا شوہر کو خوش تمام ‌ ‌ بے چین ہو کے کہتے تھے وہ دونوں صبح شام

یارب تو جلد بھیج دے بغداد شہر میں
اس قطب شاہ مدار کو اس اجڑے دہر میں

قطب المدار روضۂ خیر البشر پہ تھے — بغداد جاؤ حکم ملا یہ رسول سے
بغداد میں تھا قحط قریب ایک سال سے — بغداد میں مدار رونق بخش جب ہوئے
برسات اس قدر ہوئی فصل بہار کی
آمد کی دھوم مچ گئی قطب المدار کی

سرکار در پہ آگئے جب غوث پاک کے — لاکھوں کی بھیڑ لگ گئی پھر گرد آپ کے
بی بی نصیبہ سنتے ہی پھر آئیں دوڑ کے — کی عرض بہن نے اپنے قطب المدار کے
فریاد لیکے آئی خدمت میں آپ کی
بی بی نصیبہ نام ہے ہمشیرہ آپ کی

ہیں ماموں زاد بھائی میرے آپ اے حضور — ہو سارے تاجدار ولی کے سرکار اے حضور
اولاد کوئی میرے نہیں ہوتی ہے حضور — صدمہ سہوں میں آپ کے ہوتے ہوئے حضور
اے بھائی دعا کیجئے اللہ پاک سے
فرزند ایک عطا ہو پروردگار سے

قطب المدار کرنے لگے عرش پر نظر — خالق سے دعا مانگ کے فرمایا سر بسر
سن لو ہمارے کہنے کو ہمشیرہ غور کر — بدلے میں ایک کے ملیں گے تم کو دو پسر
لیکن ہے حصہ میرا بھی اس تیری آل میں
خوش ہو میں دعا کرتا ہوں حق کی جناب میں

بی بی نصیبہ کہنے لگیں سن کے آپ کی — فرزند ایک کیا ہو وہ دونوں ہیں آپ کے
پر نام تو دنیا میں کوئی دن میرا چلے — یہ کہہ کے رخصت مانگ لی پھر گھر کی شاہ سے
مہمان کوئی دن رہے پھر غوث کے یہاں

اور دعوتِ اسلام ہزاروں کو دی وہاں

پھر رخصت غوث الاعظم سے لے کو کوچ کر دیا   اور سورت و گجرات میں پہونچے وہ رہنما

جان جائے لاکھوں کافر کو مومن بنا دیا   پھر اس کے بعد کعبہ میں جا کر کے حج کیا

پھر واں سے راستہ لیا مدینے شریف کا

روضے پہ شاہ بحر و بر کے پہونچے پھر شہا

مدت دراز تک رہے روضہ پہ شاہ کے   اک دن ندا یہ آئی پھر روضۂ شریف سے

قطب المدار تم تو ہوئے شاہ ہند کے   جا کر کے زندہ والی اسلام کیجئے

کی عرض اے حضور کیا شاہ ہند کا

خواجہ غریب نواز کو پھر مجھ کو کیا دیا

آئی ندا خواجہ کو کیا شاہ ہند کا   اور تم کو شاہ کر دیا سارے جہاں کا

جب رب نے تمہیں خود صدا العالمیں کیا   ہم نے خطاب دیدیا قطب المدار کا

ولیوں کا تاجدار ہے اب غوث کو کیا

غوث و قطب کا والی ہے تم کو بنا دیا

سن کر کے حکم شاہی پھر بغداد کو گئے   ہوشیار دونوں لڑکے نصیر کے ہو گئے

ہیں آج بی بی صاحبہ کے ہوش اڑ گئے   لڑکے یہ دلہن سوچ کے سب کام بنگئے

لڑکے بڑے کو چھت پہ چڑھا آئیں پھر شتاب

دروازے پہ کھڑی ہوئیں چھوٹے کے پکڑے ہاتھ

داخل ہوئے جب شہر میں قطب المدار شاہ   دروازہ تھا نصیر کا پہونچے وہیں جناب

فرمایا بہن لائیے لڑکے کو اب شتاب   رو رو کے عرض کرنے لگیں شاہ نامدار

کی عرض مر گیا ہے پسر تھا بڑا جناب

زندہ پسر ہے چھوٹا حاضر ہے یہ جناب

یہ سن کے شاہ بولے بہن صبر کیجئے تسکین دیکے ان کو پھر آگے رواں ہوئے
چھت سے جمال الدین بس فوراً ہی گر گئے ٹھوکر سے پھر دلیر کی احمد بھی گر گئے

دونوں کا کوچ ہو گیا جب اس جہان سے
گھبرا کے دی صدا کہ بھائی یہاں آ گئے

سن کر کے یہ آواز پھر واپس ہوئے خضرو کی عرض معاف کیجئے اے بھائی سب قصور
ان کو جلاؤ واسطے اللہ کے حضور فرمایا پھر ان لڑکوں سے اٹھ بیٹھیا فوراً

لڑکے وہ کلمہ پڑھ کر فوراً کھڑے ہوئے
ٹھوکر سے شاہ مدار نے مردے جلا دیے

دیکھی جو کرامات یہ قطب المدار کی دنیا میں دھوم مچ گئی قطب المدار کی
خدمت میں غوث الاعظم پھر آئے جانی کی سید جمال الدین کو بیعت مدار کی

ہو کر وہ مرید خلیفہ بھی ہو گئے
جمن جتی کے نام سے مشہور ہو گئے

پھر غوث نے احمد کو بھی بیعت کرا دیا لا کر کے پھر بھتیجوں کو بیعت کرا دیا
پہلے تو شمس الدین کو بیعت کرا دیا پھر میر رکن الدین کو بیعت کرا دیا

جاری رہے گا فیض ان چاروں کا حشر تک
آثار ہے کلچانو مداری بھی حشر تک

احمد عمر کے دل میں اے آقا سمانی ہے بلوا لے مکن پور میں مولا دہائی ہے
عصیاں ہوں معاف میرے یہ مولا دہائی ہے اب تو در مدار پہ دھونی رمائی ہے

آئے در مدار سے اک دن تو یہ پیام
بلوا لیں گے مزار پہ اب تو زبان کو تھام

منقبت

لکھوں میں وصف کیا فضائل وقار کا ۔ خالق نے خود بڑھایا رتبہ مدار کا

دنیا میں ان کا ذکر کیا حمد و ملائکہ
عرشِ بریں پہ کرتے ہیں چرچا مدار کا

شاہ و گدا بھکاری ہیں انکے کیا عجب
بٹتا ہے دو جہاں میں باڑا مدار کا

عیسیٰ ہیں چرخ چار پہ زندہ تو کیا عجب
فرشِ زمیں مقام ہے زندہ مدار کا

محتاج کو غنی کیا کافر کو قطب کیا
جبکہ اشارہ ہوگیا اس نامدار کا

ہو مجھ کو روز حشر کی گرمی کا خوف کیا
جب عاصیوں کے سر پہ ہو سایہ مدار کا

سایہ فگن مریدوں پہ رحمت نبی کی ہے
احمد کا خاص امتی منگتا مدار کا

فرحت ہے ہر مرید کو دوزخ کا خوف کیا
جنت سے اشارہ ہوا اس تاجدار کا

ہو گی صدا بلند مریدوں میں آ بچے
لہرا رہا ہے دیکھو تو جھنڈا مدار کا

غل ہوگا روز حشر مریدوں میں آ بچے
وہ گڑ رہا ہے دیکھو تو جھنڈا مدار کا

اے کاش مجھ کو خواب میں جانا نصیب ہے
دل بھر کے خوب دیکھ لوں روضہ مدار کا

بنکر فقیر جاؤں میں روضے پہ شاہ کے
بچ جائے وہ ہجوم آگیا شیدا مدار کا

خاکِ دیار کو سرمہ بنا کرو
دکھلائے گر خدا مجھے روضہ مدار کا

دونوں میں جا رہ ست پھر روضے پہ اسطرح
پھرتا ہو جسطرح کوئی منگتا مدار کا

جب روح میری قالبِ خاکی سے ہو رواں
وردِ زباں ہو اس گھڑی نغمہ مدار کا

منگتا بنی حسن ہیں درِ شاہ مدار کے
دن رات اپنے سایہ ہے زندہ مدار کا

آباد روز حشر تک چکنا محل رہے
بٹتا ہے اس مکان سے باڑا مدار کا

یہ آرزو خدا سے محمد عمر کی ہے
ہووے نصیب دیکھنا روضہ مدار کا

منقبت

اونچا ہے سب سے پایا تیرا مدار اعظم
ثانی کوئی نہ پایا تیرا مدار اعظم

اب تو بلالے در پہ چین نہیں خدارا
تم بن نہیں ہے کوئی میرا مدار اعظم

ہر شے میں تم کو پایا دیکھا بچشم ہم نے
جلوہ ہے ہر شجر میں تیرا مدار اعظم

منجدھار میں ہے نیا اب آؤ تم خدارا
منگتا یہ دو جہاں ہے تیرا مدار اعظم

رنج و الم نے گھیرا کرنے مدد خدارا
ہے غمگسار تو ہی میرا مدار اعظم

دن رات تیری فرقت مجھ کو ستا رہی ہے
بیمار ہے یہ شیدا تیرا مدار اعظم

دنیا میں پھر کے دیکھا لیکن نہ کچھ مزا ہے
پرلطف ہے وہ روضہ تیرا مدار اعظم

سید نبی حسن سے پایا یہ فیض ہم نے
ہوں نام لیوا میں بھی تیرا مدار اعظم

احمد عمر کے دل میں ہے شوق وصل شاہا
صدقہ ولی حسن کا بلوا مدار اعظم!

منقبت

تم ہو میرے پیشوا اے قطب زندہ شاہ مدار
تم ہو میرے رہنما اے قطب زندہ شاہ مدار

تم ہو والا نبی اے قطب زندہ شاہ مدار
مرتبہ اعلیٰ تیرا اے قطب زندہ شاہ مدار

جب پڑی مشکل کوئی فوراً مدد کو آگئے
جب دل سے ہم نے کہدیا اے قطب زندہ شاہ مدار

ہاتھ پھیلائے ہوئے جو در پہ تیرے آگیا
کام پورا کر دیا اے قطب زندہ شاہ مدار
جو کوئی کافر تمہارے سامنے بھی آگیا
تاج سر پہ رکھ دیا اے قطب زندہ شاہ مدار
جس نے جو مانگا وہی فوراً عطا اس کو کیا
میں بھکاری ہوں تیرا اے قطب زندہ شاہ مدار
سارے ولیوں میں بڑا ہے غوثیت کا مرتبہ
تو ہے والی غوث کا اے قطب زندہ شاہ مدار
ہو گئی نظر مہر جس پر تیری اے شاہ مدار
بن گیا وہ اولیا اے قطب زندہ شاہ مدار
چھپلے سراج الدین کے پڑ کر وہ فوراً جل گیا
ادنیٰ اشارہ تھا ترا اے قطب زندہ شاہ مدار
ہو مجھ کو خوف حشر کیا جب تم ہو میرے پیشوا
میں نام لیوا ہوں تیرا اے قطب زندہ شاہ مدار
کچھی گلے میں پہن کے روضہ پہ جاؤں میں تیرے
سر پہ بناؤں خاک کا اے قطب زندہ شاہ مدار
آقا خدا کے واسطے ہو التجا میری قبول
للہ در پہ لے بلا اے قطب زندہ شاہ مدار
آقا تمہارے فیض کا ہے در کھلا ہوا
صدقہ نبی کا کر عطا اے قطب زندہ شاہ مدار
مرشد کو میں لایا شفیع میلا تیری درگاہ میں

جو شخص ہے تیری آل کا اے قطب زندہ شاہ مدار
مولا قیامت تک رہے آباد یہ چمکتا محل
وہ در ہے تیرے فیض کا اے قطب زندہ شاہ مدار
مولا تمہارے ہجر میں بیتاب ہے عمر
تو خواب ہی میں لے بلا اے قطب زندہ شاہ مدار
روتا ہے یہ احمد عمر دن رات تیرے ہجر میں
روضے کی ہے بس التجا اے قطب زندہ شاہ مدار

منقبت

حامی ہمارے ہیں قطب عالم
حق کے پیارے ہیں قطب عالم
روز حشر کا کھٹکا ہمیں کیا
قطب جیسے پیارے ہیں قطب عالم
بلواؤ آقا جلدی مکن پور
تیرے سہارے ہیں قطب عالم
شاہ و گدا کے در سے تمہارے
والی ہمارے ہیں قطب عالم
مرقد میں آقا دھیمنہ دھانا
آقا ہمارے ہیں قطب عالم

شاہ مدار ہیں قطب عالم
سید بدیع الدین ہیں جن کا
حامی ہمارے ہیں قطب عالم
سارے جہاں میں جلوہ ہے انکا
ہم بھی تمہارے ہیں قطب عالم
راہ سکھائی سیدھی ہے جنے
ہوتے گدا کے ہیں قطب عالم
جلدی سے آقا ہاتھ بڑھانا
تیرے حوالے ہیں قطب عالم
احمد عمر کے سب ہیں آئیں

دست محمد سر پر ہے انکے
زندہ مدار ہیں قطب عالم
ساری ولایت کے بادشاہ ہو
روشن ستارے ہیں قطب عالم
وقت نزع کے سرکار آنا
سید ہمارے ہیں قطب عالم
ہو پار بیڑا کیوں نہ ہمارا
ہم بے سہارے ہیں قطب عالم
نکلے لحد میں یہ میرے منہ سے
جو جو یاد کے ہیں قطب عالم

منقبت

عالم میں چار سمت ہے شہرت مدار کی
بجتی ہے عرشِ پاک پہ نوبت مدار کی

تحریر کس سے ہو سکے مدحت مدار کی
خالق کو خود گوارا ہے چاہت مدار کی

اللہ رے ایسی شان کے قربان جاؤں میں
رحمت نبی کو خاص ہے رحمت مدار کی

فرش زمیں سے عرش تک ہے دھوم آپ کی
خالق کو خود پسند ہے عزت مدار کی

تاریک دل ہیں قلب بھی انکے سیاہ ہیں
جس دل میں جذب ہو نہ محبت مدار کی

بٹتا ہے بارہا رات دن عالم میں آپ کا
دن رات بٹتی رہتی ہے دولت مدار کی

پہنچوں اگر نصیب سے روضے پہ آپ کے
پلکوں سے صاف میں کروں تربت مدار کی

مدت سے آرزو ہے مکن پور جاؤں میں
آنکھوں میں میری ہے بسی تربت مدار کی

خوش ہو مرید و کھل گئی قسمت تمہاری اب
بجائے بہشت میں چاہت مدار کی

اعمال جب گھڑی تلیں خالق کے سامنے

کام آئے ایسے وقت میں رحمت مدار کی

منکر نکیر قبر میں جب ہم کلام ہوں
وردِ زباں ہو اس گھڑی مدحت مدار کی

سید نبی حسن سے ملی ہم کو برتری
دن رات ان کے سر پہ ہے رحمت مدار کی

ہے صبح و شام آرزو احمد عمر کی یہ
یارب نصیب ہو مجھے تربت مدار کی

منقبت

شہنشاہِ مدار دوسرا ہے ۔ مدار العالمین راہنما ہے
شہنشاہی تجھے احمد نے بخشی ۔ خدا کا تو ہے اور تیرا خدا ہے
ہے تیرے ہاتھ میں دامن نبی کا ۔ ہمارے ہاتھ میں دامن ترا ہے
ہماری مشکلیں آسان کر دے ۔ مرے سرکار تو مشکل کشا ہے
ذرا آکر کنارے سے لگا دو ۔ مرا بیڑا بھنور میں آ پھنسا ہے
شہنشاہِ جہاں جس کی بھکاری ۔ بدیع الدین ہمارا بادشاہ ہے
اٹھا چھینے سے عالم گیر بولا ۔ بلاشک تاجدار اولیاء ہے
ہے عداوت جس کو تیرے خاندان سے ۔ بلاشک وہ جہنم کو گیا ہے
ہر اک میں جو شاہانہ ولی ہے ۔ تمھارے در کا اک ادنیٰ گدا ہے
جو گھیرا کافروں نے تو یہ بولے ۔ مدد کن تو مدار پیشوا ہے
مریدی لاتخف کے جو صلے تھے ۔ ہزاروں مشرکین کو مسلم کیا ہے
بلاشک تو ہے زندہ ولی ہے ۔ کہ تو نے دین کو زندہ کیا ہے

کمن پور میں بلا ہمیں خدا اب — یہ بندہ وطن میں تیری مر رہا ہے
ولی خواجہ کو شاہی ہند بخشی — نشاں اجمیر میں قائم تیرا ہے
خلیفہ تیرے ہیں اسی یا الیسیں — ہر ایک پر فضل حق اور مصطفےٰ ہے
کیا مردوں کو تم نے دم میں زندہ — شہ زندہ مدار دو جہاں ہے
کمن پور میں بلا لیجئے خدارا — یہ بندہ راہ تیری تک رہا ہے
دم نزع سراج الدین بولا — مبیع الدین جلال اولیا ہے
بغیر غسل مجھ کو دفن کرنا — جلا کر خاک مجھ کو کر دیا ہے
ہزاروں جھک گئے قدموں پہ تیرے — جلال ہاشمی جلوہ نما ہے
لباس تن کبھی میلا نہ ہوتا — کرامت خاص یہ تیری عیاں ہے
عمر نو سال سے کھانا نہ کھایا — تمامی عمر روزہ رکھ لیا ہے
تمھارے جسم پر بیٹھی نہ مکھی — مہک سے تیری عالم بس گیا ہے
تمھاری یاد سے مہکے نہ کیوں دل — کہ خوشبو سے تیری عالم بسا ہے
ہوا پر دوڑتا ہے تخت تیرا — سلیمانی تخت کا بادشاہ ہے
جو ہیں جن جتی خدمت میں تیری — محی الدین کا جو بھیا تجھا ہے
سواری کیلئے تھا شیر اون کی — ترا وارث علی شیر خدا ہے
کہا جیپال نے قدموں میں گر کر — تو اولاد شہ ہر دو سرا ہے
ہوا غلط ادھو ناناتھ جوگی — اشارہ تیرے خادم نے کیا جو
مجھے زندہ کرو للہ آقا — یہ مردہ نفس کافر ہو گیا ہے
عنایت کی نظر بنی حسن پہ — کئے جاتی میری التجا ہے

چھپا احمد عمر دامن میں اونکے
تمھارے دید کی بس التجا ہے

منقبت

خواب میں جلوہ دکھایا شاہ مدارؒ پار کر بیڑا میرا یا شاہ مدار رح
تیرا میں بیمار ہوں یا شاہ مدار، اپنا وہ روضہ دکھا یا شاہ مدار رح
رنج و غم نے آکے گھیرا ہے مجھے فضل ہو مجھ کو عطا یا شاہ مدار
تیرا وہ در ہے کہ جس در پر ملیں بے مرادوں کو عطا یا شاہ مدار
جس نے جو مانگا وہی اس کو ملا مجھ کو ہو روضہ عطا یا شاہ مدار
بی نفیسہ کو تو اولادیں ملیں مجھ کو وہ صورت دکھا یا شاہ مدار
ہے تمنا میری تم سے رات دن اپنے در کا سگ بنا یا شاہ مدار
سیکڑوں کو آپ نے اچھا کیا میری حالت زار ہے یا شاہ مدار
سیکڑوں کفار کو مسلم کیا، تم ہو ایسے پیشوا یا شاہ مدار
کافروں کو بادشاہت تم نے دی تم ہو ایسے اولیاء یا شاہ مدار
تیرے در کی خاک وہ ہے پر اثر اندھوں کو کر دے شفا یا شاہ مدار
تیرے در پہ کیا عجب سی کیا بہار واہ کیا میلا لگا یا شاہ مدار
کام جس نے کر دیا تیرے خلاف سوختہ وہ سوختہ یا شاہ مدار
پیر و مرشد ہیں میرے بی حسن سلسلہ تم سے ملا یا شاہ مدار
ہو کرم احمد عمر پہ اے شہا ہوں نام لیوا آپکا یا شاہ مدار

منقبت

مکن پور میں بسا ہے میرا والی — مجھے اس دم ہے اسکی یاد آئی
مجھے رنج و الم نے ہے ستایا — میرے آقا ہے اب تیری دہائی
تمہاری یاد میں بہتے ہیں آنسو — میرے مولا سنو میری دہائی
نہیں میں نے کیا ہے کار بخشش — ہوئی برباد سب میری کمائی
اسی حسرت میں میں نے دن گزارے — گناہوں میں کٹی ہے عمر ساری
کرو خدمت میں اپنی یاد مجھ کو — یہی فریاد ہے آقا ہماری
میری کشتی بھنور میں آ پھنسی ہے — کرو امداد تم مولا ہماری
میرے شاہا تو ہی ہے میرا وارث — تیرے وارث ہیں محبوب الٰہی
کیا قطب المدار ہے حق نے تم کو — ملی احمد کے در سے بادشاہی
محبت سے تمہارا نام لیوے — ہے اس کے سر پہ رحمت مصطفیٰ کی
مصیبت میں تمہیں جو یاد کرلے — کرو بیشک تم اسکی ناخدائی
شہ زندہ مدار اولیاء ہیں — ہے ان کے سر پہ رحمت مصطفیٰ کی
جو تم سے پھر گیا ناری ہے بیشک — غضب ہے اس پر غفار الٰہی
رہیں آباد نہ کیوں اہلسنت — ہے ان کے سر پہ رحمت کبریا کی
یہودی اور نصرانی وہابی — ہے لعنت ان پہ اور قہر الٰہی
ہزاروں کو ہے کتنے تاج بخشا — میرے آقا کی دیکھو تاجداری
ہر اک شاہ و گدا ہے ان کا منگتا — سلاطین جہاں ان کے بھکاری
فقیرو دوڑ کر جھولی سنبھالو — سخی سرکار ہے دربار عالی

بٹھا کر پاس نکلا کہ آرام دو | کہ یہ بندہ بھی ہے تیرا بھکاری
تمہارے در سے سوتے ہیں گدا سے | ہزاروں کے ہیں سرکار عالی
زمانے میں بھی ہے دھوم تیری | تیری شہرت زمانے سے نرالی
ہر اک لب پہ ہے تیرا چرچہ | شہنشہ زندہ ہے زندہ مداری
تمہارا نام خالق کو ہے پیارا | وہ دیکھو چاند نکلا ہے مداری
دم نزع میرے سرکار آنا | گنہ کے بوجھ کی گٹھری ہے بھاری
لحد میں تم میری سرکار آؤ | نکیر آ کر ہے تجھ سے سوالی
لحد میں دیکھ کر منہ سے یہ نکلے | وہ دیکھو آئی آقا کی سواری
مہک سے تم میری مرقد بسانا | ہے دنیا سے تری خوشبو نرالی
مجھے مت بھول جانا حشر کے دن | وہاں میرا نہیں ہے کوئی والی
چھپا دامن میں تو ہی حسن کو | تمہارے در سے پائی ہے گدائی
رہے جگمگاتا محل آباد مولا | میری اس در سے ہوتی ہے رسائی
شہا احمد عمر کی جھولی بھر دے | کہ یہ بھی ہے ترے در کا بھکاری

فریاد دلسوز زندہ شاہ مدار

فریاد مکن پور کے باسی یا شاہ مکن پور کے باسی
تم سارے جگت کے ہو حامی یا شاہ مکن پور کے باسی

فریاد مری اے باد صبا آقا سے تو جا کر کہہ دینا
اب حد سے بڑھی ہے بیتابی یا شاہ مکن پور کے باسی

فریاد ہے اب یہ شام و سحر مجھکو بھی بلانا روضے پر
فریاد مری سن اے حامی یا شاہ مکن پور کے باسی

دنیا بھی ملی عقبیٰ بھی ملا اور جنت کا حقدار بنا
جب دیکھ لی روضے کی جالی یا شاہ مکن پور کے باسی

گھر بار بھی دل کو بھاتا نہیں جنگل میں بھی دل لگتا نہیں
اے ڈوبتی کشتی کے حامی یا شاہ مکن پور کے باسی

اے شاہ مدار قطب جہاں اب جاؤں کہاں دکھ پاؤں کہاں
ہے سخت بڑی اب حیرانی یا شاہ مکن پور کے باسی

میں غم میں تمہارے مرتا ہوں دن رات بھٹکتا پھرتا ہوں
یہ نغمہ زباں پہ ہے جاری یا شاہ مکن پور کے حامی

اب دکھ کا فسانہ کس سے کہوں دن رات کی فرقت کیسے سہوں
ہے آہ و فغاں لب پہ جاری یا شاہ مکن پور کے باسی

قطبوں کے قطب لاثانی ہو اور مولا علی کے جانی ہو
مٹ جائے میری سب حیرانی یا شاہ مکن پور کے باسی

ہے منگتا تمہارا احمد عمر مرشد ہیں جس کے نبی حسن
میں دیکھ لوں روضے کی جالی یا شاہ مکن پور کے باسی

کب تک ہمیں حضور بلایا نہ جائے گا
کب تک جمال دید دکھایا نہ جائے گا

مجھکو بھی کبھی خواب میں روضہ نصیب ہو
کب تک ہمیں حضور پکارا نہ جائے گا

قطب المدار آپ کے روضہ پہ جائیں ہم
کب تک نصیب میرا جگایا نہ جائے گا

ہم تو مٹے ہیں آپ پر اے سید عالی
کب تک قرار دل کو بندھایا نہ جائے گا

کہتے ہیں جو آپ کو جو سید عالی
پیش خدا کیا انکو بلایا نہ جائے گا

جس شمع کو کہ ہاتھ سے روشن خدا کرے
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

چھپتا ہے خاک ڈالنے سے چاند بھی کہیں — گدڑی میں لال ہرگز چھپایا نہ جائے گا
گو لاکھ کوئی چاہے تیرا نام میٹنا — میٹے سے سلسلہ یہ مٹایا نہ جائے گا
سید نبی حسن نے ملا یا ہے آپ سے — دوزخ میں ان کو کیا یہ رسایا نہ جائے گا

احمد عمر میں تاب ہے تحریر کی کہاں
فسانہ مجھ سے آپ کا لکھا نہ جائے گا

آمد مرشد پیران ملکپوری

میرے مرشد کی آج آمد ہے — میرے رہبر کی آج آمد ہے
مژدہ ہو ان کے سب مریدوں کو — پیر و مرشد کی آج آمد ہے
سب درودیں پڑھیں خوشی کیسا — میرے یاور کی آج آمد ہے
منتظر دنوں سے تھے جن کے — انھیں بحر سخا کی آج آمد ہے
آج ارمان دل کے سب نکلے — میرے مرشد کی آج آمد ہے
اے مریدو کرو مصافہ تم — آج دست کرم کی آمد ہے
ہو بلند اب تو شور اللہ اللہ — میرے وارث کی آج آمد ہے
جس نے کلیوں کو فیض بخشا ہو — کیا مبارک قدم کی آمد ہے
آج برسے گا رحمتوں کا ابر — ایسے ابر سخا کی آمد ہے
ہیں وہ پیارے مدار عالم کے — خاندان بدیع کی آمد ہے
خوب آنکھیں لگے قدموں میں — خاک جسم شفا کی آمد ہے
آج احمد عمر تو خوش کیوں ہے — وہ مرشد کی آج آمد ہے

غزل

یہ غزل جناب اختر بدایونی نے لکھی ہے

عجب پر فضا ہے بہارِ مکن پور وہ نور "علی نور" ہائے مکن پور

ہوا شوقِ مستی میں دیوانہ سا ہوں یہ ہوش ربا ہے خمارِ مکن پور

مریضانِ الفت بصد کامرانی مرض لا دوا ہے مزار مکن پور

ہوئے نورِ چشمانِ بصارت سے شاداں ور کا ... ہے دار مکن پور

کلی دل کی روضے منور سے کھلتی یہی مدعا ہے نثارِ مکن پور

مریض محبت کو پیغام دینا یہی التجا ہے ہوائے مکن پور

بصد شوق آنکھوں کا سرمہ بناؤں جو ہاتھ آئے خاکِ شفائے مکن پور

ترے ہاتھ میں ہاتھ میں نے دیا ہے خبر جلد لینا مدار مکن پور

نہ گھبراؤں میں پیاس سے وقتِ نزع مجھے تم پلانا وہ جام مکن پور

عزیزو میرے کفن پر تم یہ لکھنا یہ ہے نام لیوا مدار مکن پور

نہ گھبراؤں میں قبر میں شاہ تنہا تم مرقد میں آنا مدار مکن پور

ترے نام لیوا کے لاکھوں ہیں دشمن اسے تم بچانا مدار مکن پور

بنایا ہے لاکھوں کو تم نے قطب اب مجھے سگ بنا اپنا شاہِ مکن پور

دے ہیں نصیبہ کو دو لڑکے تم نے مجھے ہو عطا وہ مزار مکن پور

گنہگار ہوں میں بہت میرے مولا مجھے بخشوانا مدار مکن پور

مریض محبت ہے بے چین آقا اسے تم دکھانا مزار مکن پور

تمنا ہے یہ خواب ہی میں کسی دن مجھے ہو نظارا مدار مکن پور

ہے احقر کو مولا تیرے در کی خواہش
دکھا اپنا روضہ اے شاہ زمن ہو

منقبت

قطب المدار چین ہے شام سحر نہیں
بن جائے تیرے روضہ پہ ہوتا صبر نہیں
ہو سارے تاجداروں کے سلطان اے حضور
ہمسر تمہارا کوئی بھی آتا نظر نہیں
آلِ نبی کی شاخ کے خوش رنگ پھول ہو
نبیوں میں تم سے بڑھ کے آیا بشر نہیں
نورِ خدا کے نور ہو نورِ رسول ہو
کھانا ہے کھایا آپ نے ساری عمر نہیں
عورت چراغ کھانے کی تم کو ہے کیا طلب
خواہش کوئی بھی روزے میں رکھتا بشر نہیں
تم نے تمام عمر کو اک دن سمجھ لیا
فرمایا مجھ کو تین سو نوے برس نہیں
حاجت چراغ کی ہو کیا روشن چراغ ہو
آقا تمہارے روضہ پہ شمع طلب نہیں
عورت تو در کنار ہے روضہ پہ آپ کے
ناپاک کوئی روضہ پہ جاتا بشر نہیں

مردوں کو زندہ کردیا ٹھوکر سے آپ نے
زندہ مدار آپ کا جھوٹا لقب نہیں

ایسے ملے خدا سے خدا والے بنگئے
دالیوں میں ثانی [illegible] تم سا بشر نہیں

تابع تمھارے حکم کے غوث و قطب
منکر تمھارے حکم کے حور و ملک نہیں

جلنا تمھارے نام سے جو بھی بشر ہے وہ
دشمن ہے وہ خدا کا ہے شیطان سے کم نہیں

ملتا ہر اک قطب کو ہے بار اشہ مدار
وہ کون جس پہ ہے تیرا لطف و کرم نہیں

کافر ہمارے آقا نے لاکھوں قطب کئے
اپنوں کو ہی نرالا ہے بخشا شرف نہیں

مجھ کو گدائی ہو عطا سرکار آپ کی
اے شاہ مجھ کو حاجت لعل و گہر نہیں

فرقت میں اب تو ہو گئی دشوار زندگی
گو شام ہو گئی ہے تو ہوتی سحر نہیں

صدمے تمھارے ہجر کے کبتک سہا کروں
میری طرح ہے کوئی بھی زخمی جگر نہیں

دن رات یا مدار کے نعرے زبان پر

بس یاد مجھ کو اور تو کوئی عمل نہیں

زاہد تو اپنے زہد پہ نازاں ہیں اے شہا

مجھ کو کسی کا آسرا روز حشر نہیں

دامن میں روز حشر تم ہم کو چھپا لیو

اے شاہ میرے حال کی تم کو خبر نہیں

روتے ہی روتے دم مرا نکلے گا ایک دن

اے شاہ تیرے روضہ پہ پہونچا اگر نہیں

مرشد کے میرے پیشوا تم ہو شہ مدار

ہے ان کا تم سے بڑھ کے کوئی راہبر نہیں

MadaariMedia.Com

احمد محمد کے پیروں میں سب زینتی جن

سب مجھ کو دو دو جنت بس کوئی خطر نہیں

(مطبوعہ بریلی الیکٹرک پریس بریلی)

MadaariMedia.Com